احکامِ طواف

باندازِ سوال و جواب

تالیف

مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ

خلف الرشید: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی قدس سرہ

(خادم القرآن الکریم والحدیث الشریف واستاذ جامعہ طیبہ مدینہ منورہ)

بلال انٹرپرائزز

آفس نمبر S-1 جامع مسجد

ناظم آباد ۲، انکوائری آفس کراچی

احکامِ طواف

بانداز سوال و جواب

تالیف

مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ

خلف الرشید: حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(خادم القرآن الکریم والحدیث الشریف واستاذ جامعہ طیبہ مدینہ منورہ)

کتاب کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مسائل طواف بانداز سوال وجواب
مؤلف:۔۔حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مہاجر مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ
اشاعت اول:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء

نوٹ

اس کتاب کو بغیر گھٹائے بڑھائے مؤلف کی طرف سے ہر مسلمان کو شائع کرنے کی مکمل اجازت ہے

ملنے کا پتہ

مفتی عبدالرحمٰن الکوثر المدنی
المدينة المنورة ، المملكة العربية السعودية
پوسٹ بوکس: 1101، موبائل: 0502311831

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

تمہید

اما بعد! بندہ نے محض اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل عظیم سے یہ مسائل طواف یکجا کردیئے ہیں، عام فہمی کے لئے سوال وجواب کا طریقہ اختیار کیا ہے، نیز کوشش کی ہے کہ سوال وجواب میں اختصار رکھا جائے تاکہ عام آدمی بھی بسہولت ان مسائل کو اپنے ذہن ودماغ میں بٹھا سکے، مسائل حج وعمرہ پر بہت کتابیں موجود ہیں اور ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندوں نے مناسک پر قلم اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ سب کی مساعی حسنہ کو قبول فرمائے۔

ایک عرصہ سے بندہ اس بات کی ضرورت محسوس کررہا تھا کہ طواف کے مسائل سے متعلق اہم اہم مسائل یکجا کتابی صورت میں آجائیں، الحمد للہ کہ اب یہ کتابچہ قارئین کے سامنے ہے، جس کی تالیف میں ہم نے مناسک کی معتبر کتابوں سے استفادہ کیا ہے منجملہ ان کے مناسک ملاعلی قاری، غنیۃ الناسک، معلم الحجاج، عمدۃ الفقہ اور حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الحج، اور بعض فتاوی اکابر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ قابل ذکر ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس متواضع خدمت کو قبول فرمائے اور اپنی مخلوق کو خوب خوب اس سے فیضیاب فرماکر میرے لئے اجرِ آخرت کا ذخیرہ بنائے. آمین۔

العبد/ ابومحمد عبدالرحمٰن الکوثر المدنی ابن حضرت مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ

مدینہ منورہ (علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام)

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکريم

تقریظ

مولانا مفتی شیر محمد علوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

زیرِنظر رسالہ ''**احکام طواف**'' مؤلفہ برادرِ عزیز حضرت مولانا عبدالرحمٰن کوثر مدنی سلمہ اللہ کے حکم پر احقر نے حرمِ نبوی شریف میں بیٹھ کر بغور پڑھا، ماشاء اللہ طواف کے احکام ومسائل کو سوال جواب کے انداز میں آسان طریقہ سے بیان فرمایا، طواف میں بہت لوگ غلطیاں کرتے ہیں اگر اس رسالہ کو بغور مطالعہ کرلیں تو امید ہے کہ اغلاط سے محفوظ ہوجائیں گے، اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو مقبولیتِ عامہ نصیب فرماکر مولانا کے لئے ذخیرہ آخرت اور لوگوں کی ہدایت اور لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے،...آمین ثم آمین۔

احقر نے بعض مقامات پر اصلاحی مشورہ بھی دیا، اور مولانا نے اس کو قبول فرمایا، اللہ تعالیٰ آنموصوف کو اپنے والد گرامی قدر کا صحیح دجانشین بنائے،....فقط

کتبہ: شیر محمد علوی

خادم الافتاء بالجامعۃ الأشرفیہ، لاہور پاکستان

نزیل حرم نبوی شریف مدینہ منورہ

۲۹/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ ۲۹/ اکتوبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

طواف کے فضائل

س: کعبہ شریف کے طواف کی کیا فضیلت ہے اس کے متعلق حدیث کی روشنی میں بتائیں ؟

ج: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے طواف کے سات چکر کئے اور اچھی طرح اس کی گنتی کی تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ طواف کرنے والا جو بھی قدم رکھتا ہے اور اٹھاتا ہے تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں، اور دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اور دس درجات بلند کردیئے جاتے ہیں۔ (رواہ احمد ج ۲ ص ۳)

طواف کے اقسام اور ان کا حکم

س: طواف کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: طواف کی سات قسمیں ہیں جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

۱۔ طوافِ رکن: عمرہ میں طواف کرنا عمرہ کا رکن ہے، اس کے بغیر عمرہ ادا نہیں ہوگا۔

۲۔ طوافِ فرض: یہ طوافِ زیارت یا طوافِ افاضہ کہلاتا ہے اور حج میں اس کو کرنا فرض ہے (حج کے ارکان میں سے ہے) اس کے بغیر حج ادا نہیں ہوگا، اس کا صحیح وقت

دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذی الحجہ کے دن غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے تک ہے، اگر بلا عذرِ شرعی غروبِ آفتاب کے بعد کیا تو طواف تو ہو گیا مگر تاخیر کی وجہ سے دم لازم آئے گا۔

٣۔طوافِ وداع: طواف وداع کا مطلب یہ ہے کہ میقات سے باہر رہنے والے یعنی آفاقی پر حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے وطن واپسی کے وقت طواف وداع (یعنی رخصتی کا طواف) کرنا واجب ہے، البتہ حیض ونفاس والی عورتیں اس واجب سے مستثنیٰ ہیں، اگر وہ طہارت کے ایام تک رکنے پر قادر ہیں تو اُن کو یہ طواف کرنا چاہیئے ورنہ اگر ان کو سفر کرنا ناگزیر ہے تو پھر اُن سے یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے۔

٤۔طوافِ نذر: اگر کسی نے طواف کی نذر مانی تو اس پر یہ طواف کرنا واجب ہے۔

٥۔طوافِ قدوم: یہ طواف اُس آفاقی کے لئے مسنون ہے جو حج افراد یا حج قران کر رہا ہو، اور اہل مکہ اور وہ آفاقی جو تمتع کرنے والے ہوں ان کے لئے مسنون نہیں۔

٦۔طوافِ تحیۃ: یہ طواف ہر اس شخص کے لئے مسنون ہے جو مسجد حرام میں داخل ہو چاہے حلال ہو یا حالت احرام میں ہو، لیکن معتمر (عمرہ کرنے والے کیلئے) طواف عمرہ طواف تحیہ کے قائم مقام بھی ہو جائے گا اور طواف قدوم کرنے سے بھی یہ طوافِ تحیہ ادا ہو جائے گا۔ (غنیۃ الناسک: ص ١٠٩، مناسک ملا علی قاری: ص ١٤٣)

٧۔طوافِ نفل: یہ ہر شخص جب جی چاہے کر سکتا ہے اس کیلئے کوئی وقت کی قید نہیں۔

طواف کیلئے نیت شرط ہے

س: کیا طواف کیلئے نیت شرط ہے؟.

ج: جی ہاں طواف کیلئے نیت شرط ہے، اگر کوئی بغیر نیت کے کعبہ شریف کے چاروں طرف چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا۔ (غنية الناسك: ۱۱۰)

طواف کیلئے باوضو ہونا واجب ہے

س: کیا طواف باوضوء کرنا واجب ہے؟.

ج: جی ہاں طواف باوضوء کرنا واجب ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کو مثلِ نماز کے قرار دیا ہے، حدیث شریف میں ہے:

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما أن النبي ﷺ قال: الطواف بالبيت صلاة إلا أن الله أحل فيه المنطق، فمن نطق فلا ينطق إلا بخير رواه ابن حبان والحاكم وغيرهما . (الإحسان في ترتيب صحيح ابن حبان ۱۴۳/۹ رقم ۳۸۳۶، والمستدرك على الصحيحين ۲۶۷/۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ کا طواف کرنا نماز (کی طرح) ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ تم اس میں بات کر لیتے ہو، لہٰذا جو بات کرنا ہی چاہے تو اچھی بات کے سوا دوسری بات نہ کرے۔

س: اگر کوئی بلا وضوء طواف کر لے تو اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اگر بلا وضو طواف کرلیا تو اسکو باوضوء لوٹانا واجب ہے، اگر دوبارہ نہ لوٹایا تو جزاء واجب ہوگی جسکی تفصیل جنایات میں بتائی گئی ہے۔

س: اگر طواف کرتے ہوئے وضوء ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟۔

ج: جا کر وضوء کرنا ضروری ہے اور جتنے چکر باقی رہ گئے ہوں انکو وضو کرنے کے بعد پورا کرلے، اور جہاں وضو ٹوٹا تھا وضو کے بعد وہیں سے آکر بناء کرلے۔

وفی رد المحتار : وإذا أعاد للبناء هل يبنى من محل انصرافه أو يبتدئ الشوط من الحجر؟ والظاهر الأول قياساً على من سبقه الحدث فى الصلاة ، ثم رأيت بعضهم نقله عن صحيح البخارى عن عطاء بن ابى رباح التابعى وهو ظاهر قول الفتح : بنى على ما كان طافه . والله تعالى اعلم. (رد المحتار:مطلب فى طواف القدوم ۵۸۲، وانظر الغنية ص ۱۲۷)

س: طواف کے اکثر چکر کرنے سے پہلے وضوء ٹوٹ جانے یا اکثر چکر کرنے کے بعد وضوء ٹوٹ جانے میں کچھ فرق ہے یا دونوں صورتوں میں حکم یکساں ہے؟۔

ج: دونوں صورتوں میں باقی چکروں کو پورا کرنا جائز ہے اور طواف کے اکثر چکر کرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں ازسرِ نو طواف پورا کرنا مستحب ہے۔ (رد المحتار مطلب فى طواف القدوم، وغنية الناسك : ۱۲۷)

س: اگر کسی خاتون کو طواف کے دوران محسوس ہو کہ حیض شروع ہوگیا ہے تو کیا کرنا چاہئے ؟۔

ج: طواف کو اسی جگہ ختم کر کے مسجدِ حرام سے باہر نکل جانا لازم ہے، پھر پاک

ہونے کے بعد نہا کر از سرِ نو طواف کرنا چاہئے۔

س: عورت کو حج میں طواف کے موقع پر حیض یا نفاس آجائے تو کیا کرے؟

ج: اس مسئلہ میں تفصیل ہے جس کی کئی صورتیں ہیں:

(۱) اگر طوافِ قدوم کرنا چاہتی ہے تو حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو بغیر طواف کیئے آٹھویں ذی الحجہ کو منی روانہ ہو جائے، یہ طواف واجباتِ حج میں سے نہیں ہے، اگر بغیر عذر کے بھی چھوڑ دے تو حج ہو جائے گا، لیکن سنت چھوٹنے کی وجہ سے ثواب میں کمی آئے گی، اور عذر کی وجہ سے چھوٹنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھے کہ ثواب میں کمی نہ ہو۔

(۲) اور اگر طوافِ زیارت کرنا چاہ رہی تھی کہ حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو پاک ہونے تک انتظار کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ طواف فرض ہے، اس کی تفصیل طواف زیارت کے مسائل میں آرہی ہے وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

(۳) اور اگر طوافِ وداع کرنا چاہتی ہے کہ حیض کا عذر شروع ہو گیا اور ٹھیرنا کا موقع نہیں ہے اور طوافِ زیارت کر چکی ہے تو اپنے محرم کے ساتھ روانہ ہو سکتی ہے، کیونکہ اس کے ذمہ سے یہ طواف اس حالت میں ساقط ہو جائے گا یعنی معاف ہو جائے گا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اس حات میں روانہ ہونے کی اجازت عنایت فرمادی تھی۔

عن عائشة رضي اللّه عنها أن صفيّة بنت حيىٍّ زوجَ النبيّ ﷺ حاضت في حَجَّةِ الوَدَاعِ فقال النبيُّ ﷺ "أحابِسَتُنَاهِيَ" فقلت إنّها

قد أفاضت یارسول اللّٰہ وطافت بالبیت ، فقال النبیُّ ﷺ " فَلتنفِر ".
(رواہ البخاری: کتاب الحج، باب حجۃ الوداع)

نوٹ: اور نفاس شروع ہوجانے کی حالت میں بھی یہی حکم ہے جو حکم حیض کی حالت کا ابھی بیان ہوا۔

طواف کی ابتداء کرنے کا طریقہ

س: طواف کی ابتداء کا صحیح طریقہ بتائیں۔

ج: جب طواف کرنے کا ارادہ کرے تو خانۂ کعبہ کے اُس گوشہ کے قریب آجائے جس میں حجرِاسود لگا ہوا ہے اور وہاں اس طرح کھڑا ہوجائے کہ داہنا کاندھا حجرِاسود کے مغربی کنارے کے مقابل ہو یعنی پوراحجرِ اسود طواف کرنے والے کی داہنی طرف رہے، اس طرح کھڑے ہوکر دل میں طواف کی نیت کرے اور زبان سے یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے:

اللّٰھُمّ إنّی اُرِیدُ طواف بَیْتِک فَیَسِّر ہ لی و تقبّلہ منّی

نیت کرتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے کیونکہ ایسا ثابت نہیں ہے، اور اس کو بدعت میں شمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ)

نیت کرکے ذرا سا دائیں طرف کھسکے تاکہ حجرِ اسود کے بالکل سامنے آجائے، پھر نماز کی نیت کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اُسی طرح کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھے: بسم اللّٰہ واللّٰہ أکبر لآ إلٰہ إلّا اللّٰہ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ اے عمر! تم طاقت ور آدمی ہو حجرِ

اسود پر مزاحمت نہ کرنا تاکہ کمزور آدمی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر موقع مل جائے تو استلام کرلیا کرو، ورنہ استقبال کر کے تکبیر تہلیل کہہ لیا کرو۔(رواہ احمد و البیھقی ،نصب الرایہ۳/۳۸)

فائدہ: تکبیر سے مراد اللہ اکبر ہے اور تہلیل سے مراد لا إله إلّا اللّه ہے تکبیر و تہلیل کے بعد یہ کہے: **اللّهمّ إيماناً بِكَ وتصديقاً بِكِتَابِكَ وَوَفاءً بِعَهدِكَ واتّباعاً لِسُنّةِ نَبِيّكَ مُحمّدٍ ﷺ،**

(ان ذلك مروى عن جابرٍ مرفوعاً وعن على وعن عمر رضی اللہ عنہ موقوفاً)

اس کے بعد اگر موقع ہو تو حجرِ اسود کا بوسہ لے لے۔ کسی مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے ،بغیر دھکا دیئے اور بغیر کسی کو تکلیف دیئے بوسہ میسر ہو جائے تو بوسہ لینا افضل ہے۔

س: اگر کوئی ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ لے سکے تو کیا کرے؟

ج: دونوں ہاتھوں کو حجر اسود پر لگا کر ہاتھوں کو چوم لے اور اگر دونوں ہاتھ حجرِ اسود پر لگانے کا موقع نہ ہو تو داہنا ہاتھ لگالے اور اسکو چوم لے۔

س: اگر ہجوم اس قدر ہو کہ داہنا ہاتھ بھی لگانے کا موقع نہ ہو تو کیا کرے؟۔

ج: اشارہ سے کام چلائے ،اور ایسی صورت میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کرے کہ ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف رہے اور یہ نیت کرے کہ حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل کہے اور ہتھیلیوں کا بوسہ لے لے۔(معلم الحجاج)۔

طواف کے واجبات

س: واجباتِ طواف کتنے ہیں؟

ج: واجبات طواف سات ہیں:

(۱) حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاک ہونا۔ (یعنی بلا وضو یا جنابت، حیض ونفاس کی حالت میں نہ ہونا)

(۲) طواف میں ستر عورت ہونا یعنی ناف سے لے کر گھٹنہ سے نیچے تک چھپا ہوا ہونا.

نوٹ: سترِ عورت کو واجبات میں اس لئے شمار کیا جاتا ہے کہ طواف کی حالت میں سترِ عورت نہ ہونے سے جزاء لازم ہوتی ہے ورنہ ستر عورت مطلق طور پر فرض تو ہے ہی.

(۳) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کا پیدل چل کر طواف کرنا، خواہ طواف نفلی ہی ہو)

(۴) حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔

(۵) اور اس طرح طواف کے چکر پورے کرنا کہ بائیں طرف کا کاندھا کعبہ شریف کی طرف ہو۔

(۶) حطیم شامل کر کے طواف کرنا، یعنی حطیم کے باہر سے طواف کرنا۔

(۷) طواف کے سات چکر پورے کرنا۔ (طواف کے اکثر چکر یعنی چار کرنا فرض ہے اور باقی تین ملا کر سات پورے کرنا واجب ہے). (غنیة الناسك : ١١٢-١١٦)

طواف کی سنتیں

س: طواف کی سنتیں بیان فرمائیں؟

ج: طواف کی سنتیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

(۱) اضطباع کرنا یعنی داہنا کاندھا کھلا رکھنا۔

(۲) طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا (یعنی قریب قریب قدم رکھتے ہوئے کاندھوں کو خوب پہلوانوں کی طرح ہلاتے ہوئے تیزی سے چلنا اور باقی چکروں میں عام رفتار سے چلنا۔

(۳) طواف شروع کرتے وقت حجرِ اسود کا استقبال کرنا سنت ہے، اور طواف کے درمیان میں ہر چکر میں جب حجرِ اسود کے محاذات یعنی سامنے آئے تو حجرِ اسود کا استقبال کرنا مستحب ہے۔ **قال في الغنية : وإستقبال الحجر الأسود بالوجه في ابتدائه ، وأما في اثنائه فمستحب۔**

(۴) حجرِ اسود کے سامنے تکبیر کہنا مطلقاً سنت ہے۔

(۵) طواف شروع کرتے وقت ابتداء میں حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہوکر تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا کانوں تک یا کاندھوں تک اٹھانا، لیکن طواف کی نیت کرتے وقت ہاتھ اٹھانا مسنون نہیں ہے بلکہ بدعت ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔ (غنية الناسك :ص ۱۱۹، و مناسك ملا علی قاری : ص ۱۶۹)

(۶) حجرِ اسود کا استلام یعنی حجرِ اسود کا بوسہ لینا، اور یہ ہر چکر میں سنت ہے، اور اگر ازدحام کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کا استقبال کرے اور "اللّٰہُ اَکبر لا إله إلاّ اللّٰه "

کہہ کرا گلا چکر شروع کردے۔ فعن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له :" یا عمرُ إنک رجلٌ قویٌ لا تُزَاحِم علی الحجر فتؤذی الضعیفَ وإن وجدتَ خَلوةً فاسْتلِمهُ وإلاّ فاسْتَقْبِلْهُ و کَبِّر وَهَلِّلِ (رواہ أحمد و البیهقی)

و قال فی البدائع : ویستلِمُ الحجر فی کُلِّ شوطٍ یفتَتِحُ به إنْ استطاعَ مِن غیرِ اَنْ یُؤذِیَ اَحداً، لما روي "اَنّ رسولَ اللّهِ صلی اللہ علیہ وسلم کان کُلَّما مرَّ بالحجرِ الأسودِ استَلَمَهُ" ، ولأنّ کُلَّ شوْطٍ طواف علیٰ حَدَةٍ فکانَ استِلامُ الحَجَرِ فیهِ مسنُوناً کالشوْطِ الأولِ ، وإن لم یَسْتَطِع استَقْبلَهُ و کبّر وهلّلَ۔

تنبیہ: استقبال کرنے کے بعد اس بات کا خیال رہے کہ جب حجرِ اسود کا استقبال کرے تو اپنے قدم اپنی جگہ جمالے اور جب آگے بڑھنے لگے تو فوراً اپنا بایاں کاندھا کعبہ کی طرف کرلے، پھر آگے کی طرف قدم بڑھائے۔

(۷) طواف کرنے اور طواف کی دو رکعت پڑھنے اور زمزم پینے کے بعد اگر سعی کرنا ہے تو اس کے لئے الگ سے حجرِ اسود کا استلام کرنا۔

(۸) موالات یعنی پے در پے طواف کے تمام چکر پورے کرنا، یعنی ساتوں چکروں کے درمیان کوئی فصل نہ ہو۔

(۹) بدن ولباس ومکان طواف کا نجاستِ حقیقیہ سے پاک ہونا سنتِ مؤکدہ ہے۔

طواف کے مستحبات

س: طواف کے مستحبات کیا کیا ہیں بیان فرمائیں۔

ج: مستحباتِ طواف درج ذیل ہیں:

(۱) طواف حجرِ اسود کے داہنی طرف سے شروع کرنا۔

(۲) تین بار حجرِ اسود کا بوسہ لینا، اور تین دفعہ اس پر سجدہ کرنا۔ (کمافی الغنیة)

یعنی حجر اسود کا بوسہ لینا تو سنت ہے، اور بوسہ کے ساتھ حجر اسود پر سجدہ کرنا بھی مستحب ہے۔ جیسا کہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے: **قال ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما رأیت عمربن الخطاب رضی اللہ عنہ قبل وسجد علیه (أی علی الحجر) ثم قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل هکذا ففعلت).**

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور پھر اس پر سجدہ کیا اور فرمایا: میں نے ایسا کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس لئے میں نے بھی ایسا ہی کیا۔

تنبیہ: یہ سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے نہ کہ حجر اسود کے لئے، حجر اسود اللہ کی مخلوق ہے اور سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود پر جو سجدہ فرمایا یہ اللہ ہی کے لئے تھا جیسا کہ زمین پر سجدہ کیا جاتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی اتباع سنت میں حجر اسود پر سجدہ کرنا چاہیئے، بشرطیکہ موقع مل جائے۔

(۳) بغیر بوسہ لئے اور پیشانی لگائے رکن یمانی کا صرف استلام کرنا (یعنی ہاتھ سے چھونا).

(۴) طواف کرتے وقت ماثورہ دعائیں اوراذکار کا پڑھنا۔

(۵) طواف میں دعائیں اوراذکار کا آہستہ پڑھنا۔

(۶) مرد کے لئے مستحب یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کے قریب ہوکر طواف کرے بشرطیکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو.

(۷) طواف شاذروان (بیت اللہ کے پشتہ) کے باہر سے کرنا۔

(۸) اگر طواف کا اکثر حصہ یعنی چار چکر پورے کرنے سے پہلے ترک کردیا، خواہ عذر سے کیا ہو یا بغیر عذر کے، یا پورا طواف یا اس کا بعض حصہ مکروہ طریقہ پر ادا کیا ہو تو ان صورتوں میں طواف نئے سرے سے کرنا.

(۹) غیر ضروری مباح کلام کو ترک کرنا کیونکہ یہ خشوع خضوع کے منافی ہے۔

(۱۰) ہر وہ کام ترک کرنا جو خشوع وخضوع کے منافی ہو۔

(۱۱) ہر اس چیز سے نظر کو بچانا جو حضورِ قلب اور دل کی جمعیت میں مخل ہو.

(۱۲) اپنے طواف کو ہر اس چیز سے پاک صاف رکھنا جس کو شریعت پسند نہیں کرتی، خواہ وہ قول ہو یا فعل ہو، ظاہری ہو یا باطنی۔

(۱۳) ہر طواف کے ختم پر ملتزم سے چمٹنا (یعنی سات چکر مکمل کرنے کے بعد).

(۱۴) نماز دوگانہ طواف پڑھنے کے بعد زمزم پینا۔

(۱۵) جس طواف کے بعد سعی کرنا ہے اس طواف و دوگانہ طواف کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا، ہاں اگر سعی نہیں کرنی ہے تو پھر یہ استلام نہ کرے (غنية الناسك)

(۱۶) طواف میں نزدیک نزدیک قدم رکھنا تاکہ قدموں کی تعداد بڑھ جائے کیونکہ ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کردئے جاتے ہیں۔ (رواه الإمام احمد)

فائدة: اگر کسی نے شدید گرمی میں طواف کیا تو اس میں مشقت بڑھ جانے کی وجہ سے زیادہ اجر ہے کیونکہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمرہ کے بارے میں فرمایا: تمہیں اجر تمہاری مشقت اور خرچ کے بقدر ملے گا۔ (رواه الحاكم)

لیکن حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ عمداً مشقت کو اختیار کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر زیادہ تکلیف پہنچ گئی تو زیادہ اجر ہے، اور جس کو شدید گرمی برداشت نہ ہو وہ جان بوجھ کر ایسا بالکل ہی نہ کرے، اور بارش کی حالت میں طواف کرنے کی زیادہ فضیلت ہے کیونکہ یہ نزول رحمت کا خاص وقت ہوتا ہے اور دعا کی مقبولیت کا بھی۔

طواف کے محرمات

س: محرمات طواف یعنی وہ چیزیں جو طواف میں حرام ہیں بیان فرمائیں۔

ج: وہ چیزیں جو طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں آٹھ ہیں:

(۱) حدث اکبر یعنی جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں طواف کرنا سخت حرام ہے،

اور حدثِ اصغر (بے وضو ہونے) کی حالت میں طواف کرنا بھی حرام ہے لیکن بہ نسبت حدث اکبر کے کم درجہ ہے۔

(۲) بالکل ننگا ہونے یا اس قدر ستر عورت کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی، یعنی چوتھائی عضو کی مقدار یا اس سے زیادہ کھلا ہونا، یا ایسا تنگ لباس پہننا جو جسم سے چپٹا ہوا ہو۔

(۳) بلا عذر سوار ہوکر یا کسی کے کاندھے وغیرہ پر چڑھ کر یا پیٹ یا گھٹنوں کے بل چل کر یا منکوس (اُلٹا ہوکر) یا معکوس (اُلٹی سمت سے) طواف کرنا۔

(۴) طواف کرتے ہوئے حطیم کے درمیان سے گزرنا اور حطیم کو طواف میں شامل نہ کرنا، یعنی حطیم کے باہر سے طواف نہ کرنا۔

(۵) طواف کا کوئی چکر یا چکر کا کچھ حصہ ترک کردینا، لیکن طواف کے چار چکروں کا چھوڑ دینا حرام ہے، اور تین یا تین سے کم چکروں کا چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے، اگرچہ نفلی طواف ہو، ایسا کرنے سے توبہ اور قضاء یا جزاء واجب ہوگی۔

(۶) حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا، اگرچہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان سے شروع کرے، **وھذا علی قول من قال من اھل العلم بوجوب ابتداء الطواف بالحجر الأسود وأما من یری من العلماء سنیة الإبتداء بالحجر الأسود فیکون الإبتداء بغیرہ مکروھا لاحراماً والذی اختارہ ابن الھمام وغیرہ، ھو القول الأول أی الوجوب۔**

(۷) بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کرکے طواف کا کچھ حصہ ادا کرنا بھی حرام ہے،

البتہ استلام کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۸) طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا.

تنبیہ: آج کل پتلونوں کی بعض قسمیں نکلی ہیں، کہ ان سے بے حیائی ٹپکتی ہے اور ستر کا حصہ نمایاں ہوتا ہے، ایسا لباس پہننے والے خود بھی گناہ گار ہوتے ہیں، اور دوسروں کو بھی گناہ میں مبتلا کرتے ہیں، نیز خواتین کو بھی دوران طواف پردہ کا اہتمام کرنا چاہیئے، اور حالتِ احرام میں بھی چہرہ پر کوئی چیز لگا کر پردہ کرلیں تاکہ غیر محرم مردوں کی نظر نہ پڑے، اور مردوں کے طواف میں خشوع وخضوع میں خلل واقع نہ ہو۔ بعض خواتین باریک کپڑے پہنتی ہیں جس سے جسم جھلکتا ہے، اسی طرح بعض بہت زیادہ چست اور ٹائٹ کپڑے پہنتی ہیں، اور بلا برقعہ کے حرمین شریفین حاضر ہوجاتی ہیں اور طواف بھی اسی حالت میں کرتی ہیں یہ بڑی افسوس ناک بات ہے، ایسی خواتین کتنے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ.

طواف کے مکروہات

س: مکروہات طواف بیان فرمائیں؟۔

ج: جو چیزیں طواف میں مکروہ ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) فضول اور بے فائدہ کلام کرنا اور بلا ضرورت بات چیت کرنا۔

(۲) خرید وفروخت کرنا، یہ مسجد میں مطلقاً منع ہے اور طواف کی حالت میں تو اس سے اور زیادہ گریز کرنا لازم ہے۔

(۳) کوئی ایسا شعر پڑھنا جو حمد وثنا، افادۂ عام، نصیحت اور ترغیب وترہیب سے خالی ہو، اور بعض کے نزدیک مطلقاً شعر پڑھنا مکروہ ہے۔

(۴) ذکر یا دعا یا قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرنا، یا کسی اور وجہ سے آواز بلند کرنا جس سے طواف کرنے والوں اور نمازیوں کو تشویش ہو ۔

(۵) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

(۶) جس طواف میں رمل اور اضطباع کرنا سنت ہے اس میں رمل اور اضطباع کو بلا ضرورت ترک کرنا۔

(۷) استلام مسنون یعنی حجر اسود کا استلام ترک کرنا، بغیر عذر استلام کے ترک سے برائی کا مرتکب ہوگا۔

(۸) اگر کوئی شخص طواف کی نیت حجر اسود کے بالمقابل آنے سے پہلے کرے تو اس وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا چاروں اماموں کے نزدیک بدعتِ مکروہ ہے، لیکن اگر حجرِ اسود کے بالمقابل آکر تکبیر کے متصل طواف کی نیت کرنے تو اس وقت تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔

(۹) اپنی داہنی طرف مڑنے سے پہلے یعنی استقبالِ بیت اللہ کی حالت ہی میں طواف شروع کر دینا۔

(۱۰) طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا خواہ ایک دفعہ ایسا کرے، یا کئی دفعہ کیونکہ اس سے موالات (لگاتار) ہونا ترک ہو جائے گا۔

(۱۱) طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کے کناروں پر یا کسی اور جگہ دعا کیلئے کھڑا ہونا،

کیونکہ طواف کے چکروں اور ہر چکر کے اجزاء کا لگاتار ہونا سنت مؤکدہ ہے، اسکے خلاف کرنے سے مکروہ کا ارتکاب لازم آئے گا۔

(۱۲) طواف کے دوران میں کھانا، کیونکہ یہ بھی طواف کے لگاتار ہونے اور حسنِ ادائے گی کے خلاف ہے، اور بعض فقہاء نے طواف کے دوران پانی وغیرہ پینے کو بھی مکروہ کہا ہے، لیکن اکثر فقہاء کے نزدیک طواف کے دوران پانی پینا مکروہ نہیں ہے کیونکہ اس میں بہت تھوڑا وقت لگتا ہے جو موالات کے منافی نہیں ہے۔

(۱۳) دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں دوگانہ نہ پڑھنا۔

(۱۴) خطبہ کے وقت مطلقاً طواف کرنا مکروہ ہے خواہ خاموش رہ کر ہی کرے۔ (غنية)

(۱۵) فرض نماز کی تکبیر اقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا بلاشبہ مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے پہلے سے شروع کیا ہو اور تکبیر اقامت ہو جائے تو اگر اس کو پورا کر کے نماز میں شامل ہونا اور پوری جماعت کو پالینا ممکن ہو تو اس کو پورا کر لینا اولی ہے، اور یہ جب ممکن ہے کہ آخری، چکر ہو اور پورا ہونے والا ہو، ورنہ نماز میں شامل ہو جائے، پھر نماز کے بعد اسی جگہ سے طواف کی تکمیل کر لے، اس چکر کو از سر نو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (کما ذکرہ فی الغنية ص ۱۲۷)

(۱۶) چھوٹے یا بڑے استنجے یا دونوں کے تقاضے یا ہوا خارج ہونے کے غلبہ کے وقت طواف کرنا مکروہ ہے (جیسا کہ نماز پڑھنا مکروہ ہے)، نیز بھوک یا غصہ کی حالت میں بھی طواف کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ان حالتوں میں خشوع وخضوع حاصل نہ ہو سکے گا۔

(۱۷) طواف کے لئے کمر میں پٹکا باندھنا، مگر جس کو عذر ہو اس کا حکم الگ ہے۔

(۱۸) طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا اور طواف میں نماز کی طرح ہاتھ باندھنا، اور کولہے یا گردن پر ہاتھ رکھنا وغیرہ۔

(۱۹) بلاضرورت طواف سے باہر نکلنا۔

(۲۰) رکن یمانی (کا اگر استلام نہ کر سکے یعنی ہاتھ نہ لگا سکے، تو اس) کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا. (مناسک ملا علی قاری: ص ۱۶۵، وعمدۃ الفقہ: ص ۱۸۹ تا ۱۹۱) بتصرف یسیر۔

(۲۱) حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ کا استلام کرنا۔

(۲۲) بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا ترکِ ادب و مکروہ ہے لیکن مشقت اور تکلیف کی ضرورت سے ہو تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ جوتے پاک ہوں اور ایسے سخت قسم کے نہ ہوں کہ جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچے، اور (غیر محرم کے لئے) موزے پہن کر طواف کرنا مکروہ نہیں۔ (عمدۃ الفقہ ص ۱۸۹ تا ۱۹۱، بتصرف)

طواف کے منکرات

س: منکراتِ طواف کیا کیا ہیں ؟

ج: طواف کے منکرات بیان کئے جاتے ہیں:

(۱) رکن یمانی اور رکن شامی کا استلام اور ان کی طرف اشارہ کرنا مکروہ ہے، بلکہ باتفاق ائمہ اربعہ بدعت ہے۔

(۲) ایک بدعت منکرہ جو اکثر ناواقف لوگ کرتے ہیں یہ ہے کہ طواف کرنے سے پہلے بیت اللہ شریف کو لپٹتے اور چومتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ حجر اسود سے طواف شروع کیا جائے، اس کے علاوہ کسی اور عمل سے طواف کی ابتدا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

(۳) مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کا بوسہ نہ لے اور نا ہی اس کا استلام کرے، کیونکہ ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں، اس لئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مناسک میں اس کو ممنوع لکھا ہے۔

(۴) عورتیں مردوں میں مل جل کر چلتی ہیں، اور بسا اوقات وہ اپنے اعضاءِ ستر بھی کھلا رکھتی ہیں جس سے دیگر طواف کرنے والوں کو بھی گنہگار کرتی ہیں، اور بسا اوقات ان کے جسم کے اعضاء غیر مردوں سے مس ہو جاتے ہیں، عورتوں کو چاہیئے کہ ایسے وقت میں طواف کریں جب بھیڑ نہ ہو، یا ذرا فاصلہ سے طواف کریں، نیز طواف کرنے میں بھی پردہ کا خاص اہتمام کیا کریں۔

(۵) طواف شروع کرنے سے پہلے یا درمیان طواف بہت سے لوگ حجر اسود پر بوسہ لینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ سخت بھیڑ ہوتی ہے، تب بھی دوسروں کی تکلیف کی پروا کیئے بغیر گھس جاتے ہیں اور زبردستی بوسہ لینے کو بڑا کمال سمجھتے ہیں، حالانکہ بوسہ لینا سنت ہے اور دوسروں کو تکلیف دینا حرام ہے، ایک سنت حاصل کرنے کیلئے حرام کا ارتکاب کیا عقلمندی ہے؟

(۶) عورتیں بھی حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے ایسے گھس جاتی ہیں کہ لگتا ہے کہ عورتیں نہیں مرد ہیں، خود بھی گنہگار ہوتی ہیں، اور دوسروں کو بھی گنہگار کرتی ہیں۔

(۷) بڑے عہدہ و منصب والے کسی شخص کے طواف کے وقت دوسرے عام لوگوں کو ہٹایا جانا اس فعل کو بھی علماء نے منکرات میں سے لکھا ہے۔

(۸) بہت سے لوگ طواف میں جلدی کرتے ہیں اور جلدی سے طواف کرنے کو زیادہ

اجر وثواب سمجھتے ہیں، حالانکہ ان کے جلدی طواف کی وجہ سے بہت سے طواف کرنے والوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔

(۹) بہت سے لوگ طواف میں بھیڑ کے وقت بسا اوقات اپنا رُخ یا پیٹھ بیت اللہ شریف کی طرف کر لیتے ہیں اور چند قدم اسی حالت میں آگے بڑھ جاتے ہیں، ایسا ہو جانے سے اُن کا طواف ناقص رہ جاتا ہے ایسا کرنے سے پرہیز لازم ہے۔

(۱۰) بعض عورتیں طواف کے دوگانہ مقام ابراہیم یا حطیم میں پڑھنے کے لئے مزاحمت کرتی ہیں اور شوق میں اپنے ہوش بھی کھو بیٹھتی ہیں، یہ سخت غلطی ہے۔

(عمدة الفقه :ص۱۹۱ تا ۱۹۴) بتصرف یسیر۔

فائدہ:

مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کے پیچھے اگر ہجوم کی وجہ سے نوافل پڑھنے کا موقعہ نہ ہو تو حرم شریف میں کہیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور اس کی تفصیل دوگانہ طواف کے مسائل میں ملاحظہ فرمالیں۔

طواف کے کچھ متفرق مسائل

اضطباع کے مسائل

س: اضطباع کسے کہتے ہیں اور کب کرنا چاہئے؟

ج: اضطباع یہ ہے کہ اوپر کی چادر کے داہنے پلے کو داہنے بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال دیں اس طرح کہ داہنا کاندھا کھلا رہے اور دونوں پلے بائیں کاندھے پر پڑے رہیں۔ طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کر لینا چاہئے۔

س: اضطباع طواف کے کتنے چکروں میں رہیگا؟

ج: اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں رہیگا۔

س: اضطباع کس طواف میں مسنون ہے؟

ج: جس طواف کے بعد سعی کرنا ہو اس میں اضطباع مسنون ہے اور یہ اِحرام کے ساتھ خاص ہے، اگر کوئی طوافِ زیارت حج کے اِحرام سے حلال ہونے کے بعد کر رہا ہے اس صورت میں اضطباع نہ ہوگا، اگرچہ طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا ہو کیونکہ اضطباعِ اِحرام کے ساتھ خاص ہے۔

س: بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ احرام باندھنے کے عام حالات میں بھی اضطباع کر کے رکھتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: یہ لاعلمی کیوجہ سے ایسا کرتے ہیں ان کو مسئلہ معلوم نہیں ہوتا، اضطباع طواف کے علاوہ اور کسی حالت میں مسنون نہیں ہے اور نہ ہر طواف میں مسنون ہے،

جس طواف میں مسنون ہے اسکو ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے۔

س: کیا طوافِ زیارت میں رمل واضطباع ہوگا؟

ج: اگر کوئی شخص حلق یا قصر کرنے سے پہلے حالتِ احرام میں طواف زیارت کر رہا ہے اور اس نے پہلے سعی نہ کی ہو تو اس صورت میں رمل اور اضطباع دونوں کرنا ہوں گے۔ (غنية الناسك ص ۱۱۸)

تنبیہ: طواف زیارت رمی وذبح وحلق کے بعد مسنون ہے، اگر کوئی طواف پہلے کر لیگا طواف تو ادا ہو جائے گا لیکن سنت کی خلاف ورزی لازم آئی گی جس سے بچنا چاہئے، اور ہر کام سنت کے مطابق کرنا چاہئے۔

استلام کا معنی

س: استلام کا کیا معنی ہے؟

ج: استلام کہتے ہیں حجر اسود کا بوسہ لینے کو یا اس کو ہاتھ لگانے کو۔

رکن یمانی کا استلام کرتے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنا

س: رکن یمانی کا استلام یہ ہے کہ چہرہ منہ اور سینہ بیت اللہ شریف کے سامنے کئے بغیر صرف دونوں ہاتھ لگائیں، یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں، کیا یہ مسئلہ صحیح ہے؟ استلام کے وقت کچھ نہ کچھ حصہ تو بیت اللہ شریف کی طرف ہو جائے گا؟

ج: بعض کہتے ہیں کہ استلام رکن یمانی کے وقت استقبال بیت اللہ کرے، لیکن استلامِ رکن یمانی (یعنی اس کو ہاتھ لگانے) کے بعد فوراً استقبال بیت ختم کر کے اپنا

بایاں کاندھا بیت اللہ شریف کی طرف کرلے، غنیۃ الناسک میں ہے: **لیس شیء من الطواف یجوز عند نا مع استقبال البیت فإذا استقبله عند استلام أحد الرکنین ینبغی أن یقر قدمیه فی موضعهما حالة الاستقبال..الخ** (الغنیة: ٦٠) واللہ تعالیٰ اعلم. (احسن الفتاوی، ج ٤، ص ٥٥٧)

حجرِ اسود کا بوسہ لینے کی فضیلت

س: حجر اسود کا بوسہ لینا کیا فضیلت رکھتا ہے اسکے بارے میں ہمیں احادیث کی روشنی میں بتائیں.

ج: حجر اسود کا بوسہ لینا بڑی فضیلت والا عمل ہے. حدیث شریف میں ہے:

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ : لیبعثن الله هذا الرکن یوم القیامة له عینان یبصر بهما ولسان ینطق به یشهد علي من استلمه بحق . (صحیح ابن خزیمة حدیث نمبر: ٢٧٣٥)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس رکن (یعنی حجر اسود) کو اللہ (تعالیٰ) قیامت کے دن اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا، اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا، گواہی دے گا اس کے حق میں جس نے اس کا استلام حق کے ساتھ کیا ہو۔

فائدہ: استلام سے مراد بوسہ لینا ہے اور حق کے ساتھ کا مطلب یہ کہ ایمان وتصدیق کے ساتھ یہ استلام کیا ہو۔

حجرِ اسود پر اگر خوشبو لگی ہوئی ہو

س: بسا اوقات حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے تو حالتِ احرام میں استلام کیسے کرے؟

ج: اس حالت میں استلام نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کا بوسہ لے لینا چاہئے. کیونکہ محرم کیلئے خوشبو کا استعمال نا جائز ہے، ہاں اگر حالتِ احرام میں نہیں ہے تو حجرِ اسود پر خوشبو لگی ہوئی حالت میں بوسہ لینا درست ہے۔

دورانِ طواف کعبہ کو دیکھنا

س: طواف کرتے وقت کعبہ شریف کو دیکھنے کا کیا حکم ہے؟.

ج: طواف کرتے ہوئے کعبہ شریف کو دیکھنا خلافِ ادب ہے، اس لئے فقہاء نے اسکو منع لکھا ہے۔

طواف میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا مستحب ہے، بیت اللہ شریف کی طرف یا اور کسی دوسری طرف نظر کرنا مستحب کے خلاف ہے۔ (غنیة ٦٥)

دورانِ طواف کعبہ کی طرف پشت وسینہ کرنا منع ہے

س: طواف کرتے وقت کعبہ شریف کی طرف سینہ کرنے کا کیا حکم ہے؟.

ج: حالتِ طواف میں کعبہ شریف کی طرف سینہ کرنا یا پشت کرنا ممنوع ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو جتنے حصہ میں سینہ یا پیٹھ کعبہ کی طرف کی ہے اُتنے حصہ کا طواف

نہ ہوگا، بعض لوگ ساتویں چکر کے اخیر میں مطاف سے نکلنے کی جلدی میں کعبہ کی طرف پشت کر لیتے ہیں تو ان کا طواف ناقص رہ جاتا ہے۔

فائدہ: شدید ہجوم کی وجہ سے دھکا پیل میں بلا اختیار ایک دو قدم اس طرح آگے بڑھ گئے کہ کعبہ شریف کی طرف سینہ ہو گیا یا پیٹھ ہو گئی اور واپس پیچھے ہٹ نے کا بھی موقعہ نہیں ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے امید ہے کہ طواف درست ہو جائے گا، کیونکہ بلا اختیار ایسا ہوا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ اسپر کوئی جزاء لازم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور اگر احتیاطاً کچھ صدقہ دیدے تو اچھا ہے۔

مسائل رمل

س: رمل کسے کہتے ہیں؟

ج: رمل کا مطلب یہ ہے کہ اکڑ کر کاندھے ہلاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھتے ہوئے چلے۔

س: کس طواف میں رمل کرنا مسنون ہے؟

ج: جس طواف کے بعد سعی کرنا ہو اسکے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے۔

س: اگر طواف میں اتنا ہجوم ہو کہ رمل نہ کر سکے تو کیا کرے؟

ج: ہجوم کم ہونیکا انتظار کرے اور جب ہجوم کم ہو جائے تو رمل کے ساتھ طواف کرنا چاہئے، تاکہ سنت کے مطابق عمل ہو جائے، اور اگر ہجوم کم ہونیکی امید نہیں ہے تو

انتظار کرنے کا فائدہ نہیں، طواف شروع کر کے اپنی کوشش کے مطابق رمل کرے۔

س: اگر ضعیف یا بوڑھا آدمی رمل نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: عذر کی وجہ سے رمل نہیں کر سکا تو کوئی حرج نہیں۔

س: جس شخص نے رمل کے ساتھ طواف شروع کیا پھر اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل پورا نہیں کر سکتا تو کیا حکم ہے؟

ج: رمل کے بغیر طواف کو پورا کرلے، ہجوم کا ہونا عذر شمار ہوگا، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

س: جو شخص بغیر کسی عذر کے رمل نہیں کرے تو کیا اسکا طواف ہو جائیگا؟

ج: طواف تو ہو جائیگا لیکن اجر وثواب میں سنت چھوڑنے کی وجہ سے کمی آئیگی۔

س: جو شخص رمل کرنا بھول گیا ایک یا دو چکر کرنے کے بعد یاد آیا تو اب کیا کرنا چاہئے؟

ج: تین چکروں میں سے جتنے چکر باقی ہوں ان میں رمل کرنا چاہئے اگر شروع کے تین چکروں کے بعد رمل یاد آیا تو اب رمل نہیں کیا جائے گا کیونکہ رمل صرف شروع کے تین چکروں میں سنت ہے اور آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا (عام چال سے چلنا) سنت ہے (زبدۃ المناسک: ص: ۵۰)

تنبیہ: رمل صرف مردوں کے لئے ہے خواتین کے لئے نہیں۔

دورانِ طواف کعبہ کے قریب رہنا

س: کیا طواف کرتے وقت کعبہ شریف سے قریب رہنا زیادہ ثواب رکھتا ہے؟

ج: جی ہاں کعبہ شریف سے جتنا زیادہ قریب ہوکر طواف کیا جائے اتنا زیادہ ثواب ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

اگر دورانِ طواف جماعت کھڑی ہوگئی

س: اگر طواف کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوجائے یا نمازِ جنازہ شروع ہوجائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

ج: بہتر یہ ہے کہ چکر پورا کرنے کے بعد نماز میں شامل ہوجائے اور اگر چکر پورا کرنے میں رکعت فوت ہوجانے کا خطرہ ہو یا نمازِ جنازہ کی تکبیرات فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو تو طواف کے جس چکر میں ہے اسے وہیں چھوڑ دے اور نماز میں شامل ہوجائے، بعد میں اس جگہ سے اپنا طواف پورا کرلے جہاں سے چھوڑا تھا۔

معذور شخص طواف کیسے کرے

س: جو شخص ایسا مریض یا معذور ہو کہ طواف کرنے سے عاجز ہو تو کیا اسکی طرف سے کوئی نیابت کرسکتا ہے؟

ج: نہیں اسکی نیابت نہیں ہوسکتی لیکن اسکو کھٹولہ پر اٹھا کر یا عربیہ (وہیل چیر) میں بٹھا کر طواف کروایا جائے۔

س : جو لوگ کھٹولہ پر اٹھا کر یا عربیہ (وہیل چیر) میں بٹھا کر طواف کراتے ہیں وہ لوگ اسکی اجرت لیتے ہیں اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اسکی اجرت دینا اور کرانے والے کو اجرت لینا دونوں جائز ہیں۔

س : عربیہ یا وہیل چیر میں بٹھا کر یا کھٹولہ میں اٹھا کر طواف کرانے والا اگر اپنے طواف کی نیت بھی کرلے تو کیا کرانے والے کا بھی طواف ہو جائیگا؟

ج: جی ہاں اگر نیت کرلی ہے تو اسکا طواف بھی ہو جائیگا ۔

س : جس کو کھٹولہ میں اٹھا کر طواف کرایا جا رہا ہے وہ بے ہوشی کی حالت میں ہے تو اسکی نیت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اٹھانے والا اسکی طرف سے نیت کریگا ۔

مسجد حرام کی حدود کے باہر سے طواف کرنے کا حکم

س: اگر کسی نے مسجدِ حرام کے باہر سے طواف کیا تو کیا طواف ہو جائیگا؟

ج: جی نہیں طواف نہیں ہوگا، کیونکہ مسجدِ حرام کی حدود کے اندر طواف کرنا لازم ہے۔

س: مسجدِ حرام کی پہلی منزل اور چھت پر جا کر طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جائز ہے، البتہ بیت اللہ شریف کے قریب سے طواف کرنا افضل ہے۔

طواف میں بلند آواز سے اور اجتماعی طور پر دعائیں پڑھنے کا حکم

س: بعض لوگ طواف کے دوران بلند آواز سے اجتماعی طور پر دعائیں پڑھتے ہیں، اسکا کیا حکم ہے؟

ج: ہرگز ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ طریقہ حدیث شریف سے ثابت نہیں، اور ایسا کرنے سے دوسرے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ان کے خشوع وخضوع میں خلل پڑتا ہے، لہٰذا ایسا کرنے سے باز رہیں، آہستہ آہستہ دعائیں اوراذکار کرتے رہیں، قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَّخُفْيَةً إِنَّـه لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ یعنی تم اپنے رب سے دعا کیا کرو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے.
(سورۃ الأعراف آیت نمبر ۵۵).

ہر چکر کی الگ الگ دعائیں پڑھنے کا مسئلہ

س: عام طور سے کتابوں میں ہر چکر کی دعاء لکھی گئی ہے کیا اسکی کوئی اصل ہے؟

ج: اسکی کوئی اصل نہیں، احادیثِ شریفہ سے ہر چکر کی الگ الگ دعاء وارد نہیں ہوئی۔

طواف میں مسنون دعائیں

س: طواف کے دوران احادیثِ شریفہ سے کیا کیا دعائیں ثابت ہیں؟

ج: حضرت نبی اکرم ﷺ سے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان:

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّار ﴾

پڑھنا ثابت ہے. جیسا کہ ابو داؤد نسائی اور مستدرک حاکم میں ہے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔ (صححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبی)

اوران دونوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھنا بھی ثابت ہے: ((رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَىٰ كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ))
(رواه الحاكم وصححه ووافقه الذهبی)

س: حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھنے کی دو دعائیں تو آپ نے بتادیں، باقی چکر کے باقی حصہ میں کیا پڑھنا چاہیۓ؟.

ج: باقی چکر کے باقی حصہ میں ((سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله)) پڑھتے رہنا چاہیۓ (ابن ماجہ)
(حافظ منذری نے اپنے بعض مشائخ سے اس حدیث کی تحسین ذکر کی ہے).

طواف کرتے ہوۓ قرآن مجید کی تلاوت

س: طواف کرتے ہوۓ قرآن مجید کی تلاوت کرنا کیسا ہے ؟

ج: دوران طواف قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں لیکن ذکر کرنا افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے طواف میں ذکر کرنا ثابت ہے تلاوت کرنا ثابت نہیں اسلئے ذکر افضل ہوا، اور اگر تلاوت کرنی ہو تو بلند آواز سے نہ کرے۔
(غنية الناسك ص ٦٥، رد المحتار مطلب في طواف القدوم)

طواف کے چکروں میں شک ہوجاۓ تو کیا کرے؟

س: اگر طواف کرنے والے کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہوجاۓ تو کیا کرے؟ اسکے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔

ج: اگر طواف زیارت یا طواف عمرہ یا طواف وداع کے چکروں میں شک واقع ہوا ہے تو جس چکر میں شک ہے اسکا اعادہ کرنا ہوگا، مثلاً یہ شک ہو کہ چھ چکر ہوئے ہیں یا سات، تو ایک چکر اور کرنا ہوگا تا کہ یقین ہو جائے کہ سات چکر پورے ہو گئے. اور اگر نفل یا طواف سنت (جیسے کہ طواف قدوم) میں شک ہوا ہے تو غالب گمان پر عمل کرنا چاہئے. (کتاب الحج)

دوگانہ طواف کے مسائل

س: کیا طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے؟

ج: جی ہاں واجب ہے۔

س: اگر کسی نے نفلی طواف کیا تو کیا اسکے بعد بھی دو رکعتیں پڑھنا واجب ہے؟

ج: دوگانہ طواف ہر طواف کے بعد واجب ہے چاہے طواف فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو۔

س: کیا طواف سے فارغ ہو کر طواف کی دو رکعتیں پڑھتے وقت اضطباع ختم کر دینا چاہئے؟۔

ج: جی ہاں طواف کی دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے ہی دونوں کاندھے ڈھانک لینے چاہئیں اگر کوئی اضطباع کے ساتھ دوگانہ طواف پڑھے گا تو مکروہ ہوگا۔

س: طواف ختم کرنے کے بعد دوگانہ طواف کب ادا کرنا چاہئے ؟

ج: طواف ختم کرنے کے بعد بلا تاخیر طواف کی دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے، اور تاخیر کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر وقت مکروہ ہو تو اس کے گزر جانے کے بعد پڑھے۔
(کتاب الحج ص ۵۲)

س: دوگانہ طواف کہاں پڑھنی افضل ہے؟.

ج: مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا افضل ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا:

﴿ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾

ترجمہ: اور مقامِ اِبراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو.

اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوگانہ طواف اس طرح ادا فرمائیں کہ مقام اِبراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کرلیا.

س: اگر مقام اِبراہیم (علیہ السلام) کے پیچھے پڑھنے کا موقعہ نہ ہو تو کہاں پڑھے؟.

ج: اگر ہجوم کیوجہ سے مقام اِبراہیم (علیہ السلام) کے پاس پڑھنے کا موقع نہ ہو تو حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے پڑھنا چاہیئے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو حطیم میں کہیں بھی پڑھ لے، اور اگر حطیم میں بھی موقع نہ ہو تو مسجد حرام میں کسی جگہ بھی پڑھ لے، جتنا کعبہ سے قریب ہو اتنا ہی بہتر ہے. (مناسک ملا علی قاری ص ۱۵۶) اس کے بعد حدود حرم میں کہیں بھی پڑھ لے۔

س: ایک شخص نے فجر کے بعد یا عصر کے بعد طواف کیا اور اس کو مکہ مکرمہ سے فوری جانا ہے تو اب وہ طواف کے دو نفل کہاں ادا کرے؟

ج: مکہ مکرمہ سے روانہ ہونے کے بعد حل میں یا آفاق میں کہیں بھی ادا

کرسکتا ہے، واجب ادا ہو جائے گا لیکن افضلیت حاصل نہ ہوگی۔ (غنیة ١١٦).

س: اگر کسی نے نماز فجر کے بعد یا نماز عصر کے بعد دوگانہ طواف ادا کرلی تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر کسی نے نماز فجر یا نماز عصر کے بعد آفتاب میں زردی آنے سے پہلے پہلے نماز دوگانہ ادا کرلی تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی، اوراس کا لوٹانا بہتر ہے۔
(کتاب الحج ص ٥٢)

س: اگر کسی نے عین زوال یا طلوع وغروب کے وقت دوگانہ طواف پڑھ لیں تو اس کا حکم بیان فرمائیں

ج: ان کا اعادہ کرنا یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (کتاب الحج ص ٥٢)

س: کیا کئی طواف ایک ساتھ کرنے کے بعد اکٹھے نوافل ادا کیئے جاسکتے ہیں؟

ج: ایک طواف سے فارغ ہوکر اسکے نفل ادا کیئے بغیر دوسرا طواف کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر ایسے اوقات میں طواف کر رہا ہے جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے تو اکٹھے کئی طواف کرنے کے بعد جائز وقت میں سب طوافوں کے نفل ادا کرسکتا ہے۔

(غنية ص ١١٦_١١٧)

طواف قدوم کے بعض مسائل

س: طواف قدوم کس کے لئے مسنون ہے ؟

ج: طواف قدوم آفاق سے آنے والے ہر ایسے شخص کے لئے مسنون ہے جو حج افراد کا احرام باندھ کر حاضر ہوا ہو، اسی طرح اس شخص کے لئے بھی مسنون ہے جس نے قران کا احرام باندھا ہو ،جیسا کہ طواف کے اقسام کے بیان میں گذر چکا۔

س: کیا طواف قدوم عمرہ کرنے والے یا حج تمتع کے احرام سے حاضر ہونے والے کے لئے بھی مسنون ہے؟

ج: عمرہ کے احرام سے یا حج تمتع کے احرام سے حاضر ہونے والے کے لئے یہ طواف مسنون نہیں ہے ۔

س: قران کے احرام سے آنے والا شخص کیا طواف قدوم پہلے کرے یا طواف عمرہ کے بعد ؟

ج: قارن کیلئے یہ ہے کہ وہ پہلے عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد پھر طواف قدوم کرے۔

س: ایک دوست نے اپنی والدہ کو حج کرایا ہے اس میں مندرجہ ذیل غلطیاں کیں، مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی ڈالیں۔

ا۔ ہندہ نے ایام حج میں عمرہ کیا تھا، پھر اس نے حج قران کیا، حج قران میں انھوں نے پہلے عمرہ کرتے وقت طواف کیا، پھر سعی کی پھر وہ منی چلی گئی، وقوف عرفات کے بعد

کنکریاں پہلے دودن ماریں،طواف زیارت ۱۲ تاریخ کومغرب سے پہلے کیا تھا، اسکے بعد سعی بھی نہیں کی، پھر واپس آتے ہوئے طواف وداع بھی نہیں کیا کیونکہ اس دن ان کو سخت بخار تھا، یہ بھی واضح ہو کہ سائل کی والدہ پاکستان سے حج کرنے کیلئے آئی تھیں. ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر طواف قدوم علیحدہ ضروری ہے تو بھی نہیں کیا کیونکہ آتے ہی انھوں نے عمرہ کیا اور سعی کی، آیا ان کا حج ہوگیا یا کہ نہیں؟۔

ج: طواف قدوم سنت ہے اس کے ترک کرنے سے کسی چیز کا وجوب نہیں۔ ترک سعی کی وجہ سے دم واجب ہے. **ومن ترک السعی بین الصفا والمروۃ فعلیه دم وحجه تام** .(هندية ۱۲۵/۱).

گیارہ تاریخ کو جمرات کی رمی نہ کرنے کی وجہ سے بھی دم واجب ہے۔

درمختار میں ہے: **او الرمی کله أو فی یوم واحد...الخ** (شامی ۲۲۵/۲)

طواف وداع بھی واجب ہے اس کے ترک سے بھی دم واجب ہوگا. درمختار میں ہے: **اوترک طواف الصدر** .(در مختار ۲۲٤/۲) الحاصل صورت مسئولہ میں ہندہ کا حج تو ہوگیا لیکن طواف وداع، سعی اور رمی نہ کرنے کی وجہ سے تین عدد بکریوں کا حدود حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے .فقط واللہ تعالی اعلم. (خیر الفتاوی ۲۱۶)

مسائل متعلقہ طواف زیارت

س: طواف زیارت کے متعلق بیان فرمائیں کہ وہ حج کے اعمال میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ ج: طواف زیارت حج کے ارکان میں سے ہے.

س: کیا طواف زیارت کے دیگر نام بھی ہیں؟

ج: طواف زیارت کے متعدد نام ہیں انمیں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) طواف رکن (۲) طواف زیارۃ (۳) طواف افاضۃ (۴) طواف فرض (۵) طواف مفروض.

س: طواف زیارت کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے.

ج: طواف زیارت کا وقت یوم النحر یعنی دسویں ذی الحجۃ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اگر کوئی اس سے پہلے کرلیگا تو ادا نہ ہوگا . (بدائع ج ۲/ ۳۱٤)

س: طواف زیارت کا آخری وقت کیا ہے.

ج: طواف زیارت کا صحیح وقت بارھویں ذی الحجۃ کے غروب آفتاب تک ہے اگر بلا عذر اس وقت مقررہ سے تاخیر کی اور بارھویں ذی الحجۃ کے غروب کے بعد طواف کیا تو ادا تو ہوجائیگا مگر دم لازم ہوگا. (بدائع ج ۲/ ۳۱٤)

س: طواف زیارت کا وقت تو آپنے بتادیا لیکن اسکا افضل وقت کیا ہے.

ج: اس طواف کو یوم النحر یعنی دسویں ذی الحجۃ کو ادا کرنا افضل ہے اور اسطرح ادا کرنا کہ دسویں کی ظہر مکہ مکرمہ میں آکر ادا کریں کیونکہ فخر دوعالم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ (زبدہ ص ٨٤)

س: طواف زیارت کی مسنون ترتیب کیا ہے.

ج: اسکی مسنون ترتیب یہ ہے کہ دسویں کی رمی اور ذبح کرنے اور حلق کے بعد مکہ مکرمہ میں جا کر طواف کرے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا تھا.

س: اگر کوئی حاجی رمی اور ذبح کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں آ کر طواف زیارت کرلے اور بعد میں جا کر رمی کرے اور ذبح کرے تو اسکا کیا حکم ہے.

ج: اگر دسویں کی صبح صادق کے بعد رمی سے پہلے طواف کیا ہے تو طواف ادا تو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے. (مناسک ملاعلی قاری ص ۲۳۳)

س: کیا طواف زیارت میں مریض کے لئے نیابت ہو سکتی ہے؟.

ج: یہ خود کرنا فرض ہے اگر چہ وہیل چیر یا کھٹولے میں بٹھا کر یا لٹا کر طواف کرایا جائے مگر بے ہوش کے لئے نیابت درست ہے (زبدہ)

س: اگر کسی نے طواف زیارت نہیں کیا اور اپنے وطن اصلی یا وطن اقامت واپس چلا گیا تو اب کیا کرے.

ج: اسکے ذمہ لازم ہے کہ مکہ مکرمہ واپس آ کر اسی احرام سابق سے طواف زیارت کرے، عمرہ کا احرام باندھ کر نہ آئے، کیونکہ اس کا احرام من کل وجہ ختم نہیں ہوا فی حق النساء باقی ہے۔ (فی مناسک علی قاری ص ۳۴۵: ولو ترک الطواف کله او طاف اقله وترک اکثره ورجع إلى اهله حتما ان یعود بذلک الإحرام ویطوفه لأنه محرم فی حق النساء.. الخ)

تنبیہ: طواف زیارت کا کوئی بدل نہیں ہے اور اس وقت تک اسکے لئے اسکی بیوی

بھی حلال نہیں ہے جب تک طواف زیارت نہ کر لے، اور اگر عورت نے طواف زیارت نہیں کیا تو اسپر بھی لازم ہے کہ طواف زیارت کرے اور وہ بھی اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی اور اگر میاں بیوی دونوں کے ذمہ طواف زیارت ہے تو جماع کرنے کی وجہ سے دونوں گنہگار ہونگے اور دونوں پر استغفار وتوبہ لازم ہے اور دم بھی۔

فائدہ: اگر کسی شخص نے طواف زیارت کرنے سے پہلے متعدد بار اپنی بیوی سے جماع کیا، تو اسپر ہر جماع کی وجہ سے ایک دم لازم ہوگا بشرطیکہ مجالس جماع مختلف ہوں اگر کوئی اس میں ایک زمانہ تک مبتلا رہا تو ظاہر کہ بہت زیادہ دم لازم ہو جائیں گے، تو ایسی صورت میں اپنے اس مسئلے کو علماء کرام کے سامنے پیش کرے تا کہ وہ اس مسئلے کا کوئی حل بتائیں. (وفيه تخفيف عند الصاحبين رحمة الله عليهما حيث يجب عندهما دم واحد لاتحاد الجناية ولكن إذا جامعها وذبح شاة ثم جامعها وجب عليه دم آخر). (غنیۃ ۲۶۹_۲۷۰)

س: اگر کسی نے حلق یا قصر اور طوافِ زیارت کرنے سے پہلے جماع کیا تو اس پر کیا جزاء واجب ہوگی؟۔

ج: اس پر بدنہ یعنی سالم اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر حلق کرنے کے بعد مگر طوافِ زیارت کرنے سے پہلے جماع کیا ہے تو بکری کرنا واجب ہوگا۔

س: جو شخص طواف زیارت کئے بغیر اپنے گھر واپس ہو گیا اور وہ آفاقی ہے یعنی مواقیت (جمع میقات) سے باہر رہتا ہے جیسے کہ اہل مدینہ اہل طائف وغیرہ تو اب طواف زیارت کرنے کیلئے آئے تو کیا اسپر لازم ہے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے؟

ج: وہ من کل وجہ حلال نہیں ہوا ہے کیونکہ اسکا احرام فی حق النساء باقی ہے، جیسا کہ ابھی گزر چکا، اسلئے وہ بلا احرام جدید واپس آئے اور طواف زیارت ادا کرے. اگر عمرہ کا احرام باندھ کر آیا تو احرام علی الاحرام لازم آئیگا جسکی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔ (غنية الناسك)

س: اگر حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد آفاق میں چلے گئے اور اب اعادۂ طواف کے لئے مکہ مکرمہ آنے چاہتے ہیں تو اس صورت میں نئے احرام (یعنی احرام عمرہ) سے آنا ہوگا یا بلا احرام جدید آئیں.

ج: مذکورہ بالا صورت میں اگر میقات سے باہر جاچکے ہیں تو عمرہ کا احرام باندھ کر آئیں گے، پہلے عمرہ ادا کریں گے پھر طواف زیارت کا اعادہ کرنا ہوگا، کما فی البدائع ص۳۱۶، قال القاری : وعلیه اکثر العلماء. (مناسك ملا علی القاری) اور طواف زیارت کے اعادہ کرنے سے بدنہ کی قربانی ساقط ہوجائے گی، اور اگر میقات سے باہر نکلنے سے پہلے اعادہ کیلئے آرہے ہیں تو بالاتفاق بغیر احرام باندھے آکر طواف زیارت کریں۔ (مناسك ملا علی قاری)

س: حالتِ حیض یا نفاس یا حالت جنابت میں طواف زیارت کرلیا تو سالم اونٹ یا سالم گائے ذبح کرانے سے پہلے میاں بیوی کے تعلقات کا کیا حکم ہے؟

ج: اس حالت میں میاں بیوی کے تعلقات تو جائز ہوجائیں گے بشرطیکہ بالوں کا قصر کرالیا ہو، لیکن استغفار وتوبہ اور بدنہ حدود حرم میں ذبح کرانا لازم ہے مناسک ملاعلی قاری میں ہے ص (۳۴۴) ولو طاف للزيارة جنبا او حائضا او

نفساء كله او اكثره او اربعة اشواط فعليه بدنة ويقع معتدا به في حق التحلل إن وقع بعد الحلق .

س: اگر کسی نے طواف زیارت کے اکثر چکر کر لئے (یعنی چار یا اس سے زائد) اور باقی چکروں کو چھوڑ دیا تو اسکے لئے کیا حکم ہے۔

ج: ایسی صورت میں اسپر طواف زیارت کی تکمیل کرنا لازم ہے، اور اگر نہ کی تو دم لازم ہوگا۔

س: اگر طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر حیض، نفاس یا جنابت کی حالت میں کر لئے تو کیا حکم ہے؟

ج: اس صورت میں دم لازم ہے، اور پاکی کی حالت میں اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔

س: اگر کوئی خاتون حیض یا نفاس کی وجہ سے بارہویں ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک طواف زیارت نہ کر سکی پھر بعد میں پاک ہونے کے بعد کیا، تو اس پر کوئی دم لازم ہے؟

ج: اگر اس کو ایسا حیض آیا کہ وہ ایام نحر میں اکثر طواف نہیں کر سکتی تھی، یا ایام نحر سے پہلے ہی حیض شروع ہو گیا اور وہ پورے ایام نحر میں باقی رہا، تو اس پر کوئی دم لازم نہیں، اور اگر اس کو معلوم تھا کہ مجھے حیض آنے والا ہے اور وہ حیض آنے سے پہلے پہلے اکثر طواف کر سکتی تھی تو تاخیر کا دم دینا ہوگا۔ (غنية الناسك ص ۲۷۴)

س: اگر کسی نے طواف زیارت کے اکثر چکر کر لئے اور باقی چکروں کو چھوڑ کر اپنے

گھر والوں کی طرف واپس ہوگیا تو کیا اسکی بیوی اسکے لئے حلال ہوگی؟

ج: بیوی تو حلال ہو جائیگی لیکن باقی چکر چھوڑنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا.

س: بہت سی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ خواتین ایام حیض میں ہونے کی وجہ سے طواف زیارت کرنے سے معذور ہوتی ہیں اور حج کے فوری بعد انکی سیٹ بک ہوتی ہے اس حالت میں کیا کیا جائے۔

ج: اس حالت میں ٹھیرنا لازم ہے طواف زیارت چھوڑ کر جانا جائز نہیں اسکے محرم کو چاہئے کہ اسکے ساتھ ٹھہرے اور سیٹ کو مؤخر کروائے۔

س: اگر عورت کا محرم ٹھیرنے کو تیار نہیں اور وہ اکیلی ٹھیر نہیں سکتی تو کیا کرے ؟

ج: اگر ایسی مجبوری ہے تو طواف زیارت چھوڑ کر جانے سے یہ اھون ہے کہ مضبوطی سے پیمپر باندھ کر طواف کرلے اور ایک سالم اونٹ یا ایک سالم گائے حدود حرم میں ذبح کرے اور استغفار و توبہ بھی کرے۔

س: اگر اونٹ یا گائے ذبح کرنے کی فوری استطاعت نہیں تو کیا کرے ؟

ج: اگر با آسانی اُدھار ملجائے اور اس کی ادائے گی کی مستقبل میں صورت بھی نظر آرہی ہو تو اُدھار لیکر ذبح کردے اور اگر اُدھار نہ مل سکے تو جب استطاعت ہو تو مکہ مکرمہ رقم بھجوادے اور کسی کو وکیل بنادے جو اسکی طرف سے ذبح کردے۔

س: اگر کسی نے بلا وضو پورا یا اکثر طواف زیات کرلیا تو اسکا کیا حکم ہے ؟

ج: اسپر واجب ہے کہ طواف کا اعادہ کرے اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو توبہ واستغفار بھی کرے، اور اگر اعادہ نہیں کیا تو ایک دم دینا لازم ہے۔

س: ایک شخص نے باوضو طوافِ زیارت شروع کیا تین چکر کرنے کے بعد اسکا وضو ٹوٹ گیا تو اسنے چار چکر بلا وضو کر کے طواف پورا کر لیا تو اب اسکا کیا حکم ہے؟

ج: اسکو وضو کر کے چار چکروں کا اعادہ کرنا چاہیئے، استغفار و توبہ بھی کرنی چاہیئے، اور اگر اعادہ نہیں کیا تو دم دینا لازم ہے، اور اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائیگا۔
(غنیة ۲۷۲)

س: اگر اسنے طواف کے بقیہ چکروں کا اعادہ بارہ ذی الحجہ کے بعد کیا ہے تو کیا دمِ تاخیر دینا ہوگا ؟

ج: اس صورت میں دم تاخیر دینا لازم نہیں۔ (مناسک ملا علی القاری ص ۳۴۶)

س: اگر طواف زیارت کے تین چکر بلا وضو کیئے ہوں اسکے بارے میں ارشاد فرمائیں

ج: اسکو طواف زیارت کے ان تین چکروں کا باوضو اعادہ کرنا چاہیئے اعادہ کرنے سے جزاء ساقط ہو جائیگی، اور اگر اعادہ نہیں کیا تو ہر چکر کے بدلے صدقۂ فطر کے برابر صدقہ دینا واجب ہوگا، اور استغفار و توبہ بھی۔

س: اگر پورا یا اکثر طوافِ زیارت جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو کیا حکم ہے؟

ج: صورتِ مذکورہ میں بدنہ یعنی ایک اونٹ سالم یا ایک گائے سالم واجب ہوگی، اور اگر طواف قدوم یا طوافِ وداع یا طواف نفل ان حالتوں میں کیا ہے تو ایک بکری واجب ہوگی، اور ان سب صورتوں میں طہارت کے ساتھ اعادہ کر لینے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔
(غنیة ۲۷۴۔۲۷۵۔۲۷۶)

س: اگر کسی خاتون کو یہ خطرہ تھا کہ طوافِ زیارت سے پہلے حیض شروع ہو جائے گا، تو اس نے دوائی کھانی شروع کر دی تا کہ حیض نہ آئے، لہٰذا طوافِ زیارت کرنے پہلے اس کو بالکل حیض نہ آیا، طواف کرنے بعد اس کو حیض شروع ہوا، تو کیا اس کا طواف صحیح ہو گیا؟

ج: صورتِ مذکورہ میں اس کا طواف صحیح ہو گیا۔

س: کسی نے طواف زیارت باوضو شروع کیا، اور درمیان طواف میں وضو ٹوٹ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر واجب ہے کہ جا کر وضو کر کے آئے اور پھر باقی طواف پورا کرے، اور اگر اکثر چکر باقی رہ گئے تھے تو از سرِ نو پورا طواف کرنا افضل ہے، اور اگر باقی چکر بھی پورے کر لے تو بھی جائز ہے۔

س: اگر از سرِ نو پورا طواف کرنے میں بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں کرنا چاہیئے؟

ج: اگر یہ خطرہ ہو کہ بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہو جائے گا تو اس صورت میں باقی چکر پورے کر لے تا کہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے طواف مکمل ہو جائے۔

س: اگر کسی شخص نے طواف زیارت نہ کیا اور پھر عمر بھر ادا نہ کر سکا تو یہ شخص کیا کرے؟

ج: اس پر مرض الموت میں ایک بدنہ یعنی اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ (احسن الفتاوی ج ۴ ص ۵۳۹)

مسائل طواف وداع

س: طواف وداع کن حضرات پر واجب ہے ؟

ج: طواف وداع کے بارے میں اقسام طواف میں کچھ بیان ہو چکا اب یہاں آپ کو تفصیل سے بتاتے ہیں: طواف وداع آفاقی یعنی میقات سے باہر کے رہنے والے حاجی پر واجب ہے خواہ حج افراد کیا ہو یا قران یا تمتع، بشرطیکہ عاقل بالغ ہو معذور نہ ہو، اور اہل حرم، اہل حل اہل میقات اور حائض، نفساء، مجنون اور نابالغ پر واجب نہیں، اور فائت الحج یعنی جس شخص کا حج فوت ہو گیا ہو یا محصر یعنی جو حج سے روک دیا گیا ہو اس پر بھی واجب نہیں۔ (غنية الناسك :١٩٠)

س: کیا عمرہ کرنے والے پر طوافِ وداع واجب ہے؟۔

ج: عمرہ کرنے والے پر بھی واجب نہیں۔ (غنية)

فائدہ: طواف وداع حج میں مکی اور جو مکی کے حکم میں ہیں جیسے حلی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے۔ (غنية ، ومعلم الحجاج)

س: میقاتی کس کو کہا جاتا ہے ؟

ج: جو عین میقات پر رہنے والے ہیں، اور جو میقات سے باہر رہنے والے ہیں وہ آفاقی ہیں۔

س: اگر کوئی شخص مکۃ المکرمہ کو مستقل وطن بنالے تو اس کے بارے میں طواف دواع کا کیا حکم ہے؟۔

ج: جو شخص مکہ مکرمہ یا حوالی مکہ مکرمہ کو مستقل طور سے وطن بنالے تو اس سے یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے، بشرطیکہ بارہویں ذی الحجہ سے پہلے نیت اقامت دائمی کی کرے، اگر بارہویں کے بعد اقامت کی نیت کی ہے تو یہ طواف ساقط نہ ہوگا۔

(مناسك ملا علی قاری ۲۵۳، وغنية ۱۹۰)

س: اگر نیت اقامت کے بعد مکہ مکرمہ سے سفر کرنے کا ارادہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟۔

ج: تو بھی طواف وداع واجب نہ ہوگا۔ جیسے مکہ مکرمہ والا اگر کہیں جائے تو اس پر واجب نہیں ہوتا۔ (مناسک ملاعلی قاری ۲۵۳)

س: اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں اقامت کی نیت کی لیکن مستقل وطن نہیں بنایا تو اسپر طواف وداع واجب رہیگا یا ساقط ہو جائے گا؟۔

ج: اس صورت میں طواف وداع ساقط نہیں ہوگا اگر چہ سالہائے سال مکۃ المکرمۃ میں رہتا رہے۔ (مناسک ملاعلی قاری ۲۵۳)

س: طواف وداع کا اول وقت کب شروع ہوتا ہے؟

ج: اول وقت طواف وداع کا طواف زیارت کے بعد ہے اگر مکہ مکرمہ سے سفر کا ارادہ ہے اور آخر اس کا معین نہیں جس وقت چاہے کرے، اگر سال بھر مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بعد بھی کرے تب بھی ادا ہوگا قضاء نہ ہوگا۔ (مناسک ملاعلی قاری ۲۵۳)

س: اگر کسی نے سفر کا ارادہ کیا اور اس لئے طواف وداع کر لیا اور اس کے بعد پھر قیام ہو گیا تو طواف وداع ادا ہو گیا یا نہیں؟.

ج: ادا ہو گیا عند الحنفیہ اعادہ واجب نہیں لیکن چلتے وقت دوبارہ طواف وداع کرنا مستحب ہے. (مناسک ملاعلی قاری ۲۵۳، وغنية ۱۹۰)

س: طواف وداع کا مستحب وقت کیا ہے؟

ج: مستحب وقت یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر طواف کرے اور اس کے بعد فوراً سفر شروع کردے۔ (مناسک ملاعلی قاری ۲۵۳)

س: حائضہ عورت مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوگئی اس کے بارے میں طواف وداع کا کیا حکم ہے ؟

ج: حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوجائے تو اسکو لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہے اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی ہو تو واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے لوٹ آئے گی تو طواف واجب ہوجائے گا۔ (مناسک ملاعلی قاری ۲۵۳)

س: ایک شخص طواف وداع کئے بغیر اپنے وطن واپسی کے لئے مکہ مکرمہ سے نکل پڑا اس کے بارے میں کیا حکم ہے تفصیل سے بتایئے؟۔

ج: جو شخص بلا طواف وداع کے مکہ مکرمہ سے چلدیا ہے تو جب تک میقات سے نہ نکلا ہو اس کو مکہ مکرمہ واپس آکر طواف کرنا واجب ہے احرام کی ضرورت نہیں اگر میقات سے نکل گیا تو اب اس کو اختیار ہے کہ دم بھیج دے اور یہ بہتر ہے کہ اس میں مساکین کا نفع ہے اور چاہے عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آئے اور اول عمرہ کرے اس کے بعد طواف وداع کرے پھر چلا جائے اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی صدقہ واجب نہیں، لیکن بلا وجہ ایسا کرنا برا ہے۔

میقات سے نکلنے کے بعد طواف وداع کے لئے مکہ مکرمہ واپس آنے کے لئے عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے بلا احرام آنا منع ہے۔ (مناسک ملاعلی: ۲۵۳، وغنیۃ ۱۹۰)

س: زید میقات سے آیا ہے حج سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ میں کچھ قیام ہے اس دوران تنعیم وغیرہ سے احرام باندھ کر کچھ عمرے کرنا چاہتا ہے اور ابھی طواف وداع بھی نہیں کیا ہے تو کیا تنعیم میں جانے سے پہلے اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے ؟

ج: تنعیم وغیرہ جانے کیلئے طواف وداع کرنا واجب نہیں، یعنی جب واپسی کا وقت آئے گا اس وقت طواف وداع کر کے چلا جائے۔ (معلم الحجاج ۱۹۲ مع اضافہ)

ایام نحر میں طواف وداع

س: اکثر مقیمین جدہ سے معلم کا انتظام کرتے ہیں جو جدہ سے سیدھے منی وغیرہ اور ۱۲ تاریخ کو زوال بعد منی سے سیدھے جدہ لے جاتے ہیں تو اس طرح طواف وداع کرنا مشکل ہو جاتا ہے، کیا ان حالات میں طواف وداع طواف زیارت کے ایک اور طواف کر لینے سے ادا ہو جاتا ہے؟۔

ج: اہل جدہ پر طواف وداع واجب نہیں، آفاقی پر واجب ہے، اور طواف زیارت کے بعد ایام نحر میں بھی جائز ہے، اگر چہ رمی باقی ہو۔ فقط واللہ تعالی اعلم

(احسن الفتاوی ج۴/۵۳۹)

﴿......طواف کے بعض متفرق مسائل......﴾

س: دوران طواف اگر چھینک آجائے تو" الحمد لله" کہنے کا کیا حکم ہے؟

ج: چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا چاہئے کیونکہ یہ مستقل سنت ہے اس کا حکم دوران طواف بھی باقی رہے گا۔

س: دوران طواف اگر کسی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو اس کو دعا میں: "یرحمك الله" کہہ سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں کہنا چاہیئے، کہ یہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔

س: اگر کوئی شخص پیشاب وغیرہ کا تقاضا دباتے ہوئے طواف کرلے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟.

ج: ایسا کرنا مکروہ ہے. کیونکہ ایسی حالت میں خشوع وخضوع حاصل نہیں ہوسکتا

س: حجر اسود کے علاوہ کعبہ شریف کے کسی اور حصہ کا بوسہ لینے کا کیا حکم ہے؟.

ج: حجر اسود کے علاوہ کعبہ شریف کی چوکھٹ کا بھی بوسہ لے سکتے ہیں، باقی کعبہ شریف کی دیواروں اور گوشوں کا بوسہ لینا منع ہے رکن یمانی کو ہاتھ لگائے بوسہ نہ دے، وهذا عند الحنفية ، وأما عند الشافعية فيستحب تقبيل الركن اليماني.

س: اگر نا سمجھ بچہ کی طرف سے بھی احرام باندھا ہے تو طواف میں اسکی نیت اپنے طواف کے ساتھ کرسکتا ہے یا اسکی طرف سے الگ طواف کرنا ہوگا؟۔

ج: اپنے طواف کے ساتھ اسکی نیت بھی کرسکتا ہے اسطرح سے دونوں کا طواف ادا ہو جائیگا. اور اسی طرح صفا مروہ کے درمیان سعی کرلی تو دونوں کی سعی ادا ہو جائیگی۔

س: جو بچہ سمجھ دار ہے اسکی نیت کے بارے میں کیا حکم ہے؟.

ج: وہ اپنی نیت خود کرے اسکو سمجھا دیا جائے اور الفاظ بتا دیئے جائیں.

س: کیا طواف کرنے والے کو سلام کر سکتے ہیں ؟

ج: اگر طواف کرنے والا ذکر یا تلاوت میں مشغول ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

عمرہ کی کثرت سے کثرتِ طواف افضل ہے

س: حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے بعد لوگ بکثرت عمرے کرتے ہیں انکے بارے میں کیا فرمان ہے؟۔

ج: کثرت سے عمرے کرنا بھی اگرچہ ثواب کا کام ہے لیکن زیادہ عمرے کرنے کی بہ نسبت زیادہ طواف کرنا افضل ہے (کوئی شخص تنعیم جائے اور وہاں عمرہ کا احرام باندھے پھر وہاں سے واپس آئے اور طواف وسعی کرے اور حلق یا قصر کرے تو اتنے وقت میں وہ ایک ہی طواف کر سکے گا یعنی عمرہ کا طواف، لیکن اگر عمرہ نہ کرتا تو اتنے وقت میں دس بیس طواف کر لیتا، لہٰذا طواف کے زیادہ کرنیکی طرف توجہ دینی چاہیئے) (غنیۃ ۲۰۰)

بحمد اللہ تعالیٰ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وتب علینا انک انت التواب الرحیم

وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا ونبینا محمّد وعلیٰ آلہ

وصحبہ أجمعین والحمد للّٰہ رب العالمین

مؤلف کی تصنیفات

(۱) حافظ قرآن اور اُسکا مقام (عربی۔اردو۔بنگلہ۔انگلش)
(۲) تحفۂ درود وسلام (عربی۔اردو۔بنگلہ۔انگلش)
(۳) فتح الرحمٰن فی تفسیر کلمات القرآن (عربی۔اردو)
(۴) آداب تلاوت (اردو۔بنگلہ)
(۵) فضائل حج وعمرہ (عربی۔اردو)
(۶) آدابِ حج (حج کے پچاس اہم آداب)
(۷) جامع المناسک (مجموعہ فتاویٰ علماء دیوبند متعلقہ حج وعمرہ)
(۸) یادگارِ صالحین (حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات)
(۹) علماء دیوبند اور انکی خدماتِ حدیث (عربی۔اردو)
(۱۰) آبِ زمزم کے فضائل ومسائل وآداب
(۱۱) مسائل اعتکاف (مجموعہ فتاویٰ علماء دیوبند متعلقہ اعتکاف)
(۱۲) مریض کی عیادت کیجئے اور جنت میں گھر بنائیے (عربی۔اردو۔بنگلہ۔انگلش)
(۱۳) فضل انفاق المال فی مرضاۃِ اللہ المتعال (عربی)
(۱۴) المدخل الیٰ الدراسات الأسلامیۃ (عربی)
(۱۵) کتابُ المنہیات (عربی)
(۱۶) اتحاف حملۃ القرآن الکریم (عربی)
(۱۷) مدینہ منورہ کی اسّی فضیلتیں (عربی۔اردو۔بنگلہ)
(۱۸) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے واقعات (عربی)
(۱۹) خروج فی سبیل اللہ کے فضائل
(۲۰) دعوتِ اسلام کی اہمیت

(۲۱) خواتین کے اہم مسائل حج

(۲۲) تخریج وتحقیق وتعلیق علی کتاب ((عمل الیوم واللیلہ)) لابن السنیؒ (عربی۔اردو)

(۲۳) طیب العنبر فی جمال النبی الأنور صاحب الوجه الأنور والجبين الأزهر

(۲۴) سرورِ دوعالم ﷺ کا قرآن کریم میں مقامِ عالی

(۲۵) مسائل طواف (بانداز سوال وجواب)

(۲۶) آدابِ سفر (سفر کے چالیس آداب)

ہر مسلمان کو رات دن اس طرح رہنا چاہیے

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

(۱) ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا علماء سے پوچھ پاچھ کر (۲) سب گناہوں سے بچے۔ (۳) اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرے۔ (۴) کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے، کسی کی برائی نہ کرے۔ (۵) مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے، کپڑے کی فکر میں رہے۔

(۶) اگر کوئی خطا پر ٹوکے تو اپنی بات نہ بنائے اقرار اور توبہ کرلے۔ (۷) بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے۔ سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی میں ہوتی ہیں، بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں، وظیفوں میں خلل پڑتا ہے، وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔ (۸) نہ بہت ہنسے نہ بہت بولے، خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔ (۹) کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔ (۱۰) شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔ (۱۱) عبادت میں سستی نہ کرے۔ (۱۲) زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔

(۱۳) اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے سب کی خدمت کرے بڑائی نہ جتائے۔

(۱۴) امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔ (۱۵) بددین آدمی سے تو دور بھاگے۔ (۱۶) دوسروں کے عیب نہ ڈھونڈے، کسی پر بدگمانی نہ کرے، اپنے عیبوں کو دیکھا کرے، اور ان کی درستگی کیا کرے۔ (۱۷) نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا خیال رکھے۔ (۱۸) دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔

(۱۹) اگر اللہ کا نام لینے سے مزا آئے، دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔ (۲۰) بات نرمی سے کرے۔

(۲۱) سب کاموں کیلئے وقت مقرر کرے اور پابندی سے اس کو نبھائے۔ (۲۲) جو کچھ رنج و غم، نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آجانے پر پریشان نہ ہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔ (۲۳) ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔ (۲۴) جہاں تک ہوسکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دنیا کا یا دین کا۔ (۲۵) کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے۔ نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔ (۲۶) خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے، نہ کسی طرف خیال دوڑائے کہ فلاں جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہوگا۔ (۲۷) اللہ تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔ (۲۸) نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔ (۲۹) جو اس کی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔ (۳۰) کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔

(۳۱) مہمانوں، مسافروں، غریبوں، عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے۔ (۳۲) نیک صحبت اختیار کرے۔

(۳۳) موت کو یاد رکھے۔ (۳۴) ہر وقت اللہ سے ڈرے۔ (۳۵) کسی وقت بیٹھ کا روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے، جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے، گناہ پر توبہ کرے۔ (۳۶) جھوٹ ہرگز نہ بولے۔ (۳۷) جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔ (۳۸) شرم و حیا اور بردباری سے رہے۔ (۳۹) اپنی باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔

(۴۰) اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک کاموں پر قائم رکھیں

اس دُنیا سے رخصت ہونے کے بعد ماں، باپ، اولاد، بہن و بھائی وغیرہ ہماری دُعاؤں اور ایصال ثواب کیلئے شدت سے منتظر رہتے ہیں۔
(اُن کو یاد رکھیں) مرحومین کے ایصال ثواب یا فی سبیل اللہ دوست و احباب میں تقسیم کرنے کیلئے مناسب قیمت میں قرآن کریم، دُعائیں یا اور دینی کتب کی طباعت کیلئے ہم سے رجوع کریں۔ رابطے کیلئے: بلال انٹر پرائزز فون: 021-6688922